باب۔ 20

دیدارِ الٰہی

Allah's Appearance

- تمہید:

انسان اپنی کم عمری ہی میں اللہ تعالیٰ سے متعارف ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت سے ہی اس کے ذہن میں یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے اور ہم سب کو دیکھ سکتا ہے تو پھر ہمیں نظر کیوں نہیں آتا۔۔؟ قرآن مجید میں اللہ اپنے بارے میں کہتا ہے کہ، وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ، یعنی اور ہم (انسان سے) اس کی شہ رگ سے بھی قریب ہیں، (ق:16)۔ تو پھر وہ دکھائی کیوں نہیں دیتا۔۔؟

اس ضمن میں دو بنیادی وجوہات دی جا سکتی ہیں:

(1) کسی بھی چیز کو دیکھنے کے لیے اس کو ایک ایسے فاصلے پر رکھنا ہوتا ہے کہ جہاں سے وہ نظر آ سکے۔ کوئی شئے اگر آنکھ سے بہت ہی دور ہو جائے تو وہ نظر نہیں آتی۔ اسی طرح اگر کسی شئے کو آنکھ سے بہت زیادہ قریب کر لیا جائے تو بھی اس کا دیکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر اگر ہم کتاب پڑھنا چاہتے ہوں مگر اسے اپنی آنکھوں سے بہت قریب کر لیں تو اس کا پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ فزکس کے Focal Length کا اصول بھی ہمیں یہی بتاتا ہے۔ چوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری شہ رگ سے بھی قریب ہے اس لیے ہماری آنکھ کے لیے یہ ممکن نہیں ہوتا کہ اسے دیکھ سکیں۔

(2) قرآن کہتا ہے ،اللَّـهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے، (النور:35)۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ نظام شمسی کے تحت، زمین پر اُجالا سورج کی روشنی سے ہے۔ اور اس سورج کو انسانی آنکھ اس کی تیز روشنی کے سبب براہ راست آسانی سے دیکھ نہیں پاتی۔ اسی سے اس بات کے لیے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کائنات کا خالق جو تمام آسمانوں اور زمین کو اپنے نور سے روشن کیے ہوئے ہے، کیا ہماری آنکھ کے لیے یہ ممکن ہو گا کہ اُس کو اس کی بے پناہ روشنی کے ساتھ براہ راست دیکھ سکیں؟ ہر گز نہیں۔ ہاں ہمارے لیے یہ تصور کرنا آسان ہو گا کہ اس کا پھیلا اُجالا، پوری کائنات میں اس قدر لطافت کے ساتھ ہر ہر مقام پر پہنچا ہوا ہے کہ وہ ہماری شہ رگ سے بھی قریب ہو جاتا ہے۔

- دیدارِ الٰہی :

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا۔؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، لَّا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، یعنی لوگوں کی آنکھیں اُس کو ادراک اور احاطہ نہیں کر سکتیں، اور وہ لوگوں کی آنکھوں کا ادراک کرتا ہے، اور نہایت باریک بین اور بڑا ہی باخبر ہے، (الانعام:103)۔ اس آیت سے اس کی تجلیٔ تنزیہی کی نفی کی گئی ہے۔ ذاتِ حق سبحانہٗ کو تمام قیود، تمام نقائصِ امکانیہ و مخلوقات سے پاک سمجھنا تنزیہ ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی ہمیشہ تشبیہ میں ہو گی۔ کیوں کہ تنزیہ ذات میں دوئی کی گنجائش ہی نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی دو قسم کی تجلیات ہیں۔

(1) تجلیٔ ذاتی: جس کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، یعنی احدیتِ ذات۔ اس شان کا دیدار نہیں ہوتا بلکہ اس شان کے انکشافات کے وقت خود بندہ فنا ہو جاتا ہے۔ اس مرتبہ میں، مَیں اور تُو کا دخل نہیں۔ یہ مرتبہ وحدہٗ لاشریک کا ہے۔

(2) تجلیٔ اسماء و صفاتِ الٰہی : اس کا مقام واحدیت کا ہے۔ اور یہ عالمِ مثال سے متعلق ہے جو غیر مرئی سے مناسب صورت میں نمودار ہو جاتی ہے۔

جو عالمِ مثال سے ناواقف ہیں وہ دیدارِ الٰہی سے مطلقاً انکار کرتے ہیں۔ اس طرح سے جو دیدارِ الٰہی کا یقین نہیں رکھتے بے شک ان کو دیدارِ الٰہی نہ ہو گا۔ وَمَن كَانَ فِي هَـٰذِهِ أَعْمَىٰ فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَىٰ، اور جو یہاں کا اندھا وہ وہاں کا بھی اندھا، (الاسراء:72) ۔۔۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جتنا اعتقاد اور علم ہو گا اتنا ہی قیامت میں شہود ہو گا۔ دنیا دار العمل ہے۔ اپنے کو ترقی دینے کی جگہ یہی ہے۔

حسرت جو میرے علم میں ہے جلوہ فگن آج
کل آئے گا وہ بن کہ تماشہ میرے آگے

ہم کو ہیُولانی خیال یعنی concerned with the matter رہنا چاہیے۔ جو صورت سامنے آئے اس سے انکار نہ کرنا چاہیے۔ انشاء اللہ، بہ روزِ قیامت ہم شرفِ دیدارِ الٰہی سے ضرور مشرف ہوں گے۔